سوال

(2) کیا چڑھاوے کے سانڈ حلال ہیں یا نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کیا حکم ہے درباب حلت وحرمت اُن سانڈوں کے جس کے صاحب کا یعنی چھوڑنے والے کا کچھ پتہ ونشان نہیں اور دوسرے ہنوداوسکے ذبح کرنے میں مانع ہوتے ہیں اوران پاٹھیوں کا جس کو ہندو گنگا کو چڑھادیتے ہیں اوران غلوں کا جوچڑھائے گئے ہیں قبور واوثان پر۔ بینوا توجروا۔ اور یہ سب ما اُھل بہ لغیر اللہ میں داخل ہیں یا نہیں ؟

(دراصل یہ استفتا استاذ الاساتذہ حضرت حافظ محمد عبداللہ غازی پوری رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کیا گیا، جس کا انھوں نے ''الحجۃ الساطعۃ فی بیان البحیرۃ والسائبۃ'' کے نام سے مفصل جواب تحریر فرمایا۔ آپ لکھتے ہیں کہ ''اگرچہ سانڈوں اور پاٹھیوں کا چھوڑنا اور غلوں کا چڑھانا محض ناجائز افعال اور بڑے گناہ کے کام ہیں، بلکہ عین کفر و شرک ہیں، لیکن یہ سانڈ اور یہ پاٹھی اور یہ غلے جو غیر اللہ کے نام پر چھوڑے گئے یا چڑھائے گئے ہیں، سب حلال ہیں۔ کوئی ان میں سے بمجرد غیر اللہ کے نام پر چھوڑے جانے اور چڑھائے جانے کے حرام نہیں ہوا۔'' اس کے بعد انھوں نے تفصیلی دلائل سے ثابت کیا ہے کہ یہ فعل اگرچہ شرک ہے، لیکن یہ جانور حلال ہیں، جس کی تائید میں متعدد علما: مولانا عبدالرحمن محدث مبارک پوری، مولانا شہود الحق عظیم آبادی، مولانا ابو الحسنات عبدالحی لکھنوی، مولانا محمد شبلی حنفی، مولانا محمد حفیظ اللہ ندوی رحمہم اللہ وغیرہ نے تصدیقات رقم کی ہیں۔ مولانا شمس الحق محدث عظیم آبادی رحمہ اللہ کا مندرجہ بالا تائیدی فتویٰ بھی اسی جواب کے آخر میں مطبوع ہے۔ دیکھیں: الحجۃ الساطعۃ (ص: ۱۵)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فی الواقع سانڈ حلال طیب ہے، کیوں کہ از روے آیات واحادیث کے تمام صحابہ اور علماء تابعین وائمہ مجتہدین نے سانڈ کو حلال فرمایا ہے۔ اس کا بیان تمام کتبِ تفاسیر میں موجود ہے۔

حررہ

أبو الطیب محمد شمس الحق عظیم آبادی

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

صفحہ نمبر 83

محدث فتویٰ